

https://ataunnabi.blogspot.com/
اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا حافظ الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ
کے
فتاویٰ رضویہ سے چند فتاویٰ جات کا گلدستہ
مسجد میں جنازہ کے احکام
تحقیق و ترتیب
ابو نعمان عرفان شریف المدنی
الطالعہ پبلشر جھنگ
Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین، نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

مسئلہ نمبر ٦٦: از بنارس محلہ کندی گر ٹولہ مسجد بی بی راجی شفا خانہ ٦ جمادی الاخرۃ ١٣١٢ھ

بخدمت لازم البرکۃ جامع معقول ومنقول، حاوی فروغ واصول جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب مداللہ فیضانہ از جانب خادم الطلبہ عبدالغفور، سلام علیک قبول باد۔ کچھ مسائل میں یہاں علماء کے درمیان اختلاف ہے لہذا مسئلہ ارسال خدمت لازم البرکۃ ہے امید ہے کہ جواب سے مطلع فرمائیں، زید کہتا ہے نمازِ جنازہ عندالحنفیہ اندر مسجد کے پڑھنی علی العموم خواہ میّت مرض ہیضہ اسہال میں مرا ہو یا دوسرے مرض میں بچند وجوہ مکروہ ہے۔ منجملہ اسکے ایک وجہ تلویثِ مسجد ہے۔ عمرو کہتا ہے جو شخص مرض ہیضہ اسہال یا کسی اور مرض امراضِ معدہ کی وجہ سے مرا اُس کا جنازہ مسجد میں پڑھنا البتہ موجب احتمال تلوث مسجد کا ہے اور اس کی نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھنی مکروہ ہے، نہ علی العموم

الجواب

قولِ زید صحیح ہے۔ عمرو کا مریضانِ معدہ میں حصر تو محض غلط، ہاں سیّدنا امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالٰی علیہ کی روایت نادرہ بعض کتب میں یوں نقل کی گئی کہ خوفِ تلوّث نہ ہو تو مسجد میں جائز۔ یہ عبارت بظاہر اُس بحثِ علامہ طحطاوی کی مؤید کہ قولِ تعلیل بہ تلوث پر ظنِ تلوث سے تقیید مناسب، شبہ وتوہم مانع نہیں۔ اس عبارت وروایتِ شاذہ پر بھی امراضِ معدہ وامعاء ورحم وزخم وریم وغیرہا ہر مظنہ تلوث بالاتفاق داخلِ کراہت۔

حلیہ میں فرمایا: ونقل فی الدرایۃ عن ابی یوسف روایۃ انہ لاتکرہ صلاۃ الجنازۃ فی المسجد اذا لم یخف خروج شیئ یلوث المسجد فعلی ھذا اذا امن ذلک لم یکرہ علی سائر الوجوہ الخ

ترجمہ

درایہ میں امام ابو یوسف سے ایک روایت یہ نقل ہے کہ جب مسجد کو آلودہ کرنے والی کسی چیز کے نکلنے کا اندیشہ نہ ہو تو مسجد میں نمازِ جنازہ مکروہ نہیں۔ اس کی بنیاد پر جب اس سے اطمینان ہو تو تمام صورتوں میں کراہت نہیں الخ

(حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی)

حاشیہ مراقی الفلاح میں ہے: ینبغی تقیید الکراھۃ بظن التلویث فاما توھمہ او شکہ فلا تثبیت بہ الکراہ

ترجمہ

کراہت کو آلودگی کے ظن مین مقید کرنا چاہئے اگر اس کا وہم یا شک ہو تو اس سے کراہت ثابت نہ ہوگی۔

(حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح فصل السلطان احق بصلٰوتہ مطبوعہ نور محمد کا خانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۲۷)

مگر عامہ کتبِ مذہب میں جہاں تک اس وقت نظرِ فقیر نے جولان کیا یہ روایت نوادر بھی بر سبیل اطلاق وتعمیم بے تشقیق وتفصیل ماثور ومنقول، جو علماء اس کے ترجیح وتصحیح واختیار کی طرف گئے جنازہ کا مسجد میں لانا مطلقاً مکروہ بتاتے ہیں۔ معللین اُسے احتمال وتوہم تلویث سے تعلیل فرماتے ہیں۔ تقیید وتخصیص حالتِ ظن کا پتا نہیں دیتے، علمائے کرام اختلافِ مشائخ کو اُس حالت سے مقید کرتے ہیں کہ جنازہ مسجد کے باہر ہو اور مطلقاً صاف تصریح فرماتے ہیں کہ جنازہ کا مسجد میں ہونا بالاتفاق مکروہ، اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالٰی ہی سے ہے۔) یہاں اطلاق ہی اوفق واحق والصق بدلیل ہے کہ امعاء غالباً فضلات سے خالی نہیں ہوتیں اور موت مزیل استمساک وموجب استرخائے تام ہے اور جنازہ لے چلنے کی حرکت مؤید خروج، تو ہر میت میں خوفِ تلویث موجود۔ باقی کس خاص وجہ سے غلبہ ظن کی کیا حاجت، ناسمجھ بچّوں کو مسجد میں لانا مطلقاً ممنوع ہُوا کہ سب میں احتمال تلویث قائم، کچھ یہ شرط نہیں کہ جس بچہ کو اسہال وغیرہ کا عارضہ لاحق ہو وہی مسجد میں نہ لایا جائے، یونہی میت

بلکہ اس سے بھی زائد کما لا یخفی علی افطن (ترجمہ جیسا کہ زیرک پر پوشیدہ نہیں۔) پھر یہ بھی امام ثانی سے ایک روایت نادرہ ہے ظاہر الراویۃ میں ہمارے ائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے نزدیک مسجد میں جنازہ مطلقاً مکروہ ہے اگرچہ میّت بیرونِ مسجد ہو، یہی ارجح واصح ومختار وماخوذ ہے: **فان الفتوی متی اختلفت وجب المصیر الی ظاهر الروایة کما افاده فی البحر والدر وغیرهما۔**

ترجمہ

اس لئے جب فتوٰی میں اختلاف ہو تو ظاہر الروایۃ کی طرف رجوع ضروری ہے، جیسا کہ بحر اور در مختار وغیرہما میں افادہ کیا۔

اب عبارتِ علماء سُنئے۔ تنویر الابصار و در مختار میں ہے: **کرهت تحریما وقیل تنزیها فی مسجد جماعة هو ای المیت فیه وحده او مع القوم واختلف فی الخارجة عن المسجد وحده او مع بعض القوم والمختار الکرهة مطلقا خلاصة**

ترجمہ

مکروہ تحریمی -- اور کہا گیا کہ تنزیہی ہے مسجدِ جماعت میں، جس میں تنہا میّت ہو یا پڑھنے والوں کے ساتھ ہو، اور اس جنازہ کے بارے میں اختلاف ہے جو تنہا یا بعض لوگوں کے ساتھ بیرونِ مسجد ہو، اور مختار یہ ہے کہ مطلقاً مکروہ ہے۔ خلاصہ۔

(در مختار باب صلٰوۃ الجنازۃ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱ / ۱۲۳)

ردالمحتار میں ہے: **مطلقا فی ای جمیع الصور المتقدمة کما فی الفتح عن الخلاصة وفی مختارات النوازل سواء کان المیت فیه او خارجه وظاهر الروایة، وفی روایة لایکره اذا کان المیت خارج المسجد**

ترجمہ

مطلقاً یعنی گزشتہ تمام صورتوں میں، جیسا کہ فتح القدیر میں خلاصہ سے منقول ہے۔ اور مختارات النوازل میں ہے کہ خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر، یہی ظاہر الروایۃ ہے -- اور ایک روایت میں یہ ہے کہ

جب میت مسجد کے باہر ہوتو مکروہ نہیں

(ردالمحتار باب صلٰوۃ الجنازۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۲۲۵)

اشباہ میں ہے: منع ادخال المیت فیہ والصحیح ان المنع لصلاۃ الجنازۃ وان لم یکن المیت فیہ الالعذر مطر ونحوہ

ترجمہ

مسجد میں میت کو لے جانا منع ہے اور صحیح یہ ہے کہ ممانعت نماز جنازہ کی وجہ سے ہے، اگر چہ میّت مسجد کے اندر نہ ہو، مگر بارش وغیرہ کا عذر ہوتو رخصت ہے

(الاشباہ والنظائر القول فی احکام المسجد مطبوعۃ ادارۃ القرآن والعلوم اسلامیہ کراچی ۲/۲۳۰)

بحرالرائق میں بعد بیان مذہب مختار فرمایا:

وقیل لایکرہ اذا کان المیت خارج المسجد وھو مبنی علی ان الکراھۃ الاحتمال تلویث المسجد والاول ھو الاوفق لاطلاق الحدیث کذا فی الفتح القدیر

ترجمہ

اور کہا گیا کہ جب میت مسجد کے باہر ہوتو مکروہ نہیں، اس قول کی بنیاد اس پر ہے کہ کراہت کا حکم آلودگیِ مسجد کے احتمال کی وجہ سے ہے، اور پہلا قول ہی اطلاقِ حدیث کے مطابق ہے۔ ایسا ہی فتح القدیر میں ہے۔

(بحرالرائق صل السلطان احق بصلاتہ مطبوعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۱۸۷)

ہدایہ میں ہے: لایصلی علٰی میت فی مسجد جماعۃ لقول النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من صلی علٰی جنازۃ فی المسجد فلااجر لہ ولانہ بنی لاداء المکتوب ولانہ یحتمل تلویث المسجد وفیما اذا کان المیت خارج المسجد اختلف المشائخ

ترجمہ

مسجدِ جماعت میں کسی میت کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے گی اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے اجر نہیں-- اور اس لئے کہ مسجد فرض

نمازوں کی ادائیگی کے لئے بنی ہے بی اوراس لئے اس میں مسجد کی آلودگی کا احتمال ہے۔اور ہدایہ ہی میں ہے: جب میت مسجد کے باہر ہوتو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے۔

(الہدایۃ فصل فی الصلٰوۃ علی المیت مطبوعۃ المکتبۃ العربیۃ کراچی ۱/۱۶۱)

مبسوط امام شمس الائمہ سرخسی سے حلیہ میں ہے:

عندنا اذا کانت الجنازۃ خارج المسجد لم یکرہ ان یصلی الناس علیھا فی المسجد انما الکرھۃ فی ادخال الجنازۃ فی المسجد

ترجمہ

جب جنازہ مسجد کے باہر ہوتو ہمارے نزدیک یہ مکروہ نہیں کہ لوگ مسجد کے اندر اس کی نماز پڑھیں کراہت اسے مسجد کے اندر داخل کرنے ہی کی صورت میں ہے۔

(کتاب المبسوط باب غسل المیت مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۲/۶۸)

برجندی شرح نقایہ میں ہے

کرھت صلٰوۃ الجنازۃ فی مسجد جماعۃ اتفاقا اذا وضعت الجنازۃ فیہ ولو وضع خارجہ اختلف المشائخ فیہ وذلک لان علۃ الکراھۃ اما توھم التلوث او کون المسجد مبینا لاداء المکتوبۃ

ترجمہ

مسجد جماعت میں جنازہ رکھ کر نماز جنازہ پڑھنا بالاتفاق مکروہ ہے،اور اگر جنازہ باہر رکھا ہوتو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے۔یہ اختلاف اس لئے ہے کہ کراہت کی علّت آلودگی مسجد کا احتمال ہے یا یہ کہ مسجد فرائضِ وقتیہ کی ادائیگی کے لئے بنی ہے (تلخیص)

(شرح النقایۃ للبرجندی فصل فی صلٰوۃ الجنائز مطبوعہ منشی نولکشور لکھنؤ ۱/۱۸۱)

شرنبلالیہ میں ہے

قولہ (یعنی الغرر) کرھت فی مسجد ھو فیہ اقول والکرھۃ

هنا باتفاق اصحابنا کمافی العنایۃ

ترجمہ

عبارت غرر (مسجد میں جنازہ رکھا ہوتو اس میں جنازہ مکروہ) میں کہتا ہوں یہاں کراہت پر ہمارے مشائخ کا اتفاق ہے، جیسا کہ عنایہ میں ہے۔

(غنیۃ ذوی الاحکام حاشیہ درالحکام باب الجنائز مطبوعہ احمد کامل الکائنہ دارالسعادت بیروت ۱/۱۶۵)

عبارات یہاں بکثرت ہیں وفیما نقلناہ کفایۃ وقد ظہر بہ کل ماالقینا علیک (اور جس قدر ہم نے نقل کردیا وُہ کافی ہے، اور اس سے وُہ ساری باتیں واضح ہوگئیں جو ہم نے بیان کیں۔) واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم۔

مسئلہ نمبر ۶۷ تا ۷۰: از فیروز آباد ضلع آگرہ محلہ کوٹلہ مرسلہ مسکین تاج محمد ۱۱ شوال ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں:

(۱) رمضان المبارک کے الوداعی جمعہ کو جامع مسجد میں مسلمانوں کا جنازہ آیا، نمازیوں کی بہت زیادہ کثرت تھی، نماز جنازہ اگر بیرون مسجد پڑھائی جائے گی تو نہ صفیں سیدھی ہوں گی بسبب قبروں اور درختوں کے اور نہ نمازی آسکیں بسبب زیادتی کے، اور دھوپ تکلیف دی تھی روزہ داروں کو، اس صورت مذکورہ عذرات کو مدنظر رکھتے ہوئے نمازِ جنازہ فرش مسجد پر پڑھائی جائے یا نہیں، اور ثواب ہوگا یا نہیں؟

(۲) اس شخص کے واسطے کیا حکم ہے کہ وہ جانتا ہے کہ تمام مسلمانوں سے عذرات مذکورہ بالا صحیح ہیں اور اندورن مسجد جنازہ آگیا ہے اور نماز جمعہ بھی ہوچکی ہے مگر وہ جنازہ کو مسجد سے باہر کرتا ہے اور باہر کرکے نماز جنازہ پڑھاتا ہے اور جائے کی تنگی اور صفوں کی شکستگی اور روزہ داروں کے دھوپ میں کھڑے ہونے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نمازیوں کی خواہش شرکت نماز جنازہ فوت کرے کیا حکم ہے؟

(۳) اگر کوئی عذر نہ ہو اور نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھ لی جائے تو نماز ہوگی یا نہیں، اور ثواب ہوگا یا نہیں؟

(۴) اگر بعد نمازِ جمعہ نمازِ جنازہ پڑھ لی جائے تو اولیٰ ہے یا سنت وغیرہ پڑھنے کے بعد نماز جنازہ پڑھنا اولٰی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱) جنازہ مسجد میں رکھ کر اس پر نماز مذہب حنفی میں مکروہ تحریمی ہے،

تنویرالابصار میں ہے:

کرھت تحریمافی مسجد جماعةھی فیه واختلف فی الخارجة والمختار الکراھة

ترجمہ

مسجدِ جماعت میں نمازِ جنازہ مکروہ تحریمی ہے جبکہ جنازہ مسجد کے اندر ہو، اور اگر باہر ہے تو اس بارے میں اختلاف ہے، مختار یہ ہے مکروہ ہے

(دُرمختار باب صلٰوۃ الجنائز مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱ / ۱۲۳)

نمازِ جنازہ بہت ہلکی اور جلد ہونے والی چیز ہے اتنی دیر دھوپ کی تکلیف ایسی نہیں کہ اُس کے لئے مکروہِ تحریمی گوارا کیا جائے اور مسجد کی بے حرمتی روا رکھیں۔ رہی نماز، وہ ادا ہوجائے گی، فرض اُتر جائے گا اور مخالفت حکم کا گناہ اور نفسِ نماز کا ثواب اللہ عزوجل کے ہاتھ، جیسے کوئی مغصوب زمین میں نمازِ پنجگانہ پڑھے۔

(۲) اُس نے مذہب پر عمل کیا، جو بات مذہب میں منع تھی اُس سے روکا، نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے جو مسلمان تنگیِ جا کے سبب نہ مل سکے اور ملنے کی خواہش رکھتے تھے اور انہیں ان شاء اللہ العزیز ملنے ہی کا ثواب ہے۔ حدیث میں ہے: جو جماعت کی نیت سے مسجد چلا، نماز ہوچکی، اس کے لئے ثواب لکھ گیا۔

اللہ تعالٰی کا فرمان ہے:

قال اللہ تعالٰی

فقدوقع اجرہ علی اللہ

ترجمہ

: تو اس کا اجر خدا کے ذمہ کرم پر ثابت ہے۔

(القرآن ۴ / ۱۰۰)

وقال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انما لکل امر مانوی

ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی

(صحیح البخاری باب کیف کان بدء الوحی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ / ۲)

نماز ہوجائے گی، اور اب مخالفت کا گناہ اور زیادہ کہ محض بلا وجہ ہے، اور ثواب کا جواب اوپر گزرا۔

(۴) سنت سے فارغ ہوکر نمازِ جنازہ پڑھیں، نوافل ووظائف قطعاً بعد کو رکھیں۔

درمختار میں ہے:

فی البحر قبیل الاذان عن الحلبی الفتوی علی تاخیر الجنازۃ عن السنۃ ؎۔

ترجمہ

بحر میں اذان سے ذرا پہلے حلبی صاحب حلیہ سے نقل ہے کہ فتوٰی اس پر ہے کہ جنازہ سنت کے بعد ہوگا۔

(درمختار باب العیدین مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱ / ۱۱۴)

ہاں اگر جنازہ کی حالت ایسی ہو کہ دیر میں متغیر ہوجائے گا تو پہلے جنازہ پڑھیں پھر سنت وغیرہ۔

اشباہ میں ہے:

ترجمہ

اجتمعت جنازۃ وسنۃ وقتیۃ قدمت الجنازۃ ؎۳۔ واللہ تعالٰی اعلمجنازہ اور سنت وقتیہ دونوں جمع ہوں تو جنازہ مقدم ہوگا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

(الاشباہ والنظائر القول فی الدین مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی ۲ / ۶۱۸، ۶۱۷)

مسئلہ نمبر ۱۷: از سنیا ضلع بریلی مسئولہ امیر علی صاحب ۱۶ شوال ۱۳۳۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ بریلی کی جامع مسجد میں نبی خانہ میں نمازِ جنازہ پڑھائی جائے اور امام نبی خانہ میں ہو اور مقتدی جامع مسجد میں اور نبی خانہ میں برابر صف بندی ہو

، درست ہے یا نہیں؟

الجواب

صحیح یہ ہے کہ مسجد میں نہ جنازہ ہو نہ امامِ جنازہ، نہ صفِ جنازہ۔ یہ سب مکروہ ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ نمبر ۷۲ تا ۷۸: از قادری گنج ضلع بیربھوم ملک بنگال، مرسلہ سید ظہور الحسن صاحب قادری رزاقی، مرشدی، کرمانی ۲۲ جمادی الاولٰی ۱۳۳۶ھ

(۱) مسجد کے باہر پورب جانب جو سامنے پختہ صحن بنا ہوا ہے اکثر گرمیوں میں وہاں پر مغرب کی نماز پڑھی جاتی ہے۔

اُس جگہ جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اور لکڑی کا صندوق جو بمنزلہ تابوت کے ہوتا ہے اس کے اندر میّت رکھ کر صندوق بند کیا ہو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳ و ۴) اور کسی ولی یا سادات یا علماء کی قبریں پختہ باندھنا اور کسی ملک سے دوسرے ملک یا شہر سے دوسرے شہر لے جا کر دفن کرنا درست ہے یا نہیں؟

(۵) اور میّت کو لکڑی کے صندوق میں رکھ کر دفن کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۶) اور قبر میں میّت کے سینہ کفن کے نیچے شجرہ پیرانِ طریقت رکھ کر دفن کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۷) اور بزرگانِ دین نے جو اپنے وصال سے قبل اپنا کفن تابوت و قبر پختہ اندر سے صحن پختہ کر کے تیار کر رکھا ہے ایسا قبل سے ان چیزوں کو ایسی حالتوں میں تیار رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب

(۱) صحن مسجد یقیناً مسجد ہے، فقہائے کرام اُسے مسجد صیفی یعنی گرمیوں کی اور مسقف درجہ کو مسجد شتوی یعنی جاڑوں کی مسجد کہتے ہیں۔ اور نمازِ جنازہ مسجد میں مطلقاً مکروہ ہے کما فی التنویر والدر وغیرھما (جیسا کہ تنویر الابصار اور درمختار وغیرہما میں ہے۔) ہاں حدِ مسجد سے باہر فنائے مسجد میں جائز ہے۔

(۲) میّت اگر تابوت کے اندر ہو نماز اس پر اسی طرح جائز ہے کھولنے کی حاجت نہیں۔

(۳و۴) قبر جس قدر میّت سے متصل ہوئی اس اندرونی حصہ کو پختہ کرنا ممنوع ہے اور باہر سے پختہ کرنے میں حرج نہیں، اور معظمان دینی کے لئے ایسا کرنے میں بہت مصالح شرعیہ ہیں۔ لاش کا ایک ملک سے دوسرے ملک لے جانا تو بڑی بات دوسرے شہر کو لے جانا بھی ممنوع ہے، میل یا دو میل تک لیجانے میں حرج نہیں کمافی العالمگیریۃ وغیرھا (جیسا کہ عالمگیریہ وغیرہا میں ہے۔)

(۵) تابوت میں دفن کرنا مکروہ وخلافِ سنت ہے مگر اُس حالت میں کہ وہاں زمین بہت نرم ہو تو حفاظت کے لئے حرج نہیں کمافی الھندیہ وغیرہا (جیسا کہ ہندیہ وغیرہ میں ہے۔)

(۶) بہتر یہ ہے کہ قبر طاق کھود کر اس میں شجرہ رکھا جائے اور تبرکات اگر سینہ پر رکھیں تو اُس کی ممانعت بھی ثابت نہیں والتفصیل فی الحرف الحسن (اور تفصیل ہمارے رسالہ الحرف الحسن فی الکتابۃ علی الکفن 'میں ھے)

(۷) کفن پہلے سے تیار رکھنے میں حرج نہیں اور قبر پہلے سے نہ بنانا چاہئے کمافی الدرالمختار وغیرہ (جیسا کہ درمختار وغیرہ میں ہے۔)

قال اللہ تعالٰی

وماتدری نفس بایّ ارض تموت۔

ترجمہ

اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

کوئی جان نہیں جانتی کہ اس کی موت کس زمین میں ہوگی۔) واللہ تعالٰی اعلم (القرآن ۳۱ / ۳۴)

مسئلہ نمبر ۷۹ تا ۸۰: از ریاست وڈراجپوتانہ محلہ چندگڑھ مسئولہ فضل احمد صاحب ۶ محرم ۱۳۳۹ھ

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پہلے ایک حصہ خام تھا اب بالکل ملحقہ مسجد کر کے سب پختہ بنادیا گیا آیا یہ مسجد میں داخل ہے یا نہیں، اور یہاں نمازِ جنازہ جائز ہے یا نہیں اور صحن مسجد ہے یا نہیں؟

(۲) خانہ کعبہ اور مسجد اقدس نبوی میں نماز جنازہ کیوں ہوتی ہے؟ اور جب کعبہ شریف میں نماز پڑھتے ہیں تو مسجد میں کیا حرج ہے؟

الجواب

(۱) یہ جگہ مسجد سے خارج تھی اُسے پختہ کر کے صحنِ مسجد سے ملا دینا مسجد کے طور پر نہیں بلکہ صرف اس لئے کہ جمعہ وعیدین میں نمازیوں کو آرام ہو تو وہ بدستور مسجد سے خارج ہے اور اس میں نمازِ جنازہ جائز ہے، اور اگر تمام مسلمانوں کی رائے سے اُسے مسجد کرلیا گیا تو اب اس میں نماز جنازہ جائز نہیں واللہ تعالٰی اعلم۔

(۲) وہاں شافعیہ کے طور ہوتی حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ نمبر ۸۱: از بلند شہر بالائے کوٹ محلہ قاضی واڑہ مرسلہ محمد عبدالسلام صاحب ۳۰ رمضان ۱۳۳۷ھ

حوض مسجد کے اندر ہے اور اس کے چاروں طرف فرش ہے اس کی پٹری پر چارپائی رکھ کر نماز جنازہ پڑھائی جاتی ہے، آیا یہ نماز درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

قول راجح تر یہ ہے کہ نماز مذکورہ مکروہ ہے اور ایسا کرنا منع ہے۔ تنویر الابصار و درمختار میں ہے:

کرھت تحریما فی مسجد جماعۃ ھو ای المیت فیہ واختلف فی الخارجۃ عن المسجد وحدہ او مع بعض القوم والمختار الکراھۃ مطلقا خلاصۃ الخ

ترجمہ

مسجدِ جماعت میں نماز جنازہ مکروہ تحریمی ہے جبکہ جنازہ مسجد کے اندر ہو، اور اگر تنہا جنازہ یا جنازہ مع کچھ نمازیوں کے بیرون مسجد ہو تو اس بارے میں اختلاف ہے، مختار یہ ہے کہ مطلقاً مکروہ ہے خلاصہ الخ

(درمختار باب صلٰوۃ الجنازہ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۱۲۳)

اور دوسرے قول پر صورت مذکورہ میں یہ حرج تو نہیں اس لئے کہ میت بیرون مسجد ہے

فلا کراھۃ فی الصلٰوۃ قال فی الغنیۃ ھو المختار و ذکر علیہ العمل

ترجمہ

(تو نماز میں کراہت نہیں، غنیہ میں ہے: یہی مختار ہے اور اسی پر عمل بتایا۔) مگر جب فرشِ مسجد چاروں

طرف محیط ہے تو اس پٹری تک جنازے کا لے جانا مسجد کے اندر ہی ہوگا اور یہ باتفاق حنفیہ مکروہ ہے۔
یہ سب اُس وقت ہے کہ وسطِ مسجد میں حوض خود بانی مسجد نے قبل مسجدیت بنایا ہو، ورنہ اگر مسجد ہو چکی
اس کے بعد وسط میں حوض بنوایا اگرچہ بانی نے بنایا ہو تو اس کا بنانا حرام، اور اُس سے وضو کرنا حرام،
اور نمازِ جنازہ بالاتفاق مکروہ ہے وتحقیقہ فی ماعلقنا علی ردالمحتار (اس کی تحقیق ہمارے حاشیہ ردالمحتار میں
ہے۔) واللہ تعالٰی اعلم۔

(ماخوذ از فتوٰی رضویہ جدید جلد نمبر ۹)

ابو نعمان المدنی

12/11/17

۲۴ صفرالمظفر ۱۴۳۹ھ



حالتِ نماز میں قرأت کی غلطی اور
اس سے متعلق مسائل پر ایک جامع علمی تحریر

زَلَّۃُ الْقَارِیْ





از قلم
ابو نعمان عرفان شریف المدنی

الطالعہ پبلشر جھنگ